تحقیقی مقالہ......تعارف اور طریقہ کار

(قسط دوم)

مفتی امانت علی قاسمی

ذہنی اوصاف: ذہن اور فکر کے اعتبار سے محقق میں درج ذیل اوصاف ہونے چاہئے (۱) ہر محقق کو چاہئے کو خود تحقیق کرے وہ کسی دوسرے پر کلیتاً اعتماد نہ کرے، (۲) ضعیف الاعتقاد نہ ہو: توہمات، خرافات سے باہر نکل کر سوچنے کی اس میں صلاحیت ہو (۳) استفہامی مزاجہ ہو: کسی تحریر کو قبول کرنے سے پہلے اس کا تجزیہ کرے (۴) اس کے مزاج میں سائنس داں کی سی قطعیت ہو (۵) حافظہ اچھا ہو (۶) سکون کے ساتھ ذہن کو کام پر مرکوز کر سکے۔

علمی اوصاف: (۱) نامعلوم کو معلوم کرنے کا جذبہ ہو (۲) جس زبان میں تحقیق کر رہا ہے اس کے علاوہ دوسری زبان سے بھی واقفیت ہو تا کہ دوسری زبان کے مواد سے بھی استفادہ کر سکے (۳) تاریخ سے گہری واقفیت ہو: تاریخ داں محقق اپنے ماضی سے جڑا ہوتا ہے اور تحقیق میں تاریخ کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے (۴) بعض دوسرے علوم سے بھی واقفیت ہو: مثلاً قرآن پر تحقیق کرنے والے کو علم حدیث سے بھی واقف ہونا ضروری ہے۔

نگراں کے اوصاف: سندی مقالے میں نگراں کا ہونا ضروری ہے اور نگراں کے اوصاف کا اسکالر کی تحقیق پر اثر پڑتا ہے اس لئے نگران کے اندر بھی وہی اوصاف ہونے چاہئیں جو ایک محقق کے اندر ہوتے ہیں اس کے علاوہ نگران میں مزید یہ صفات ہونی چاہئیں:......(۱) نگراں کا مزاج تحقیقی ہو (۲) جس موضوع پر اسکالر سے کام کرائے اس کے بارے بہت کچھ جانتا ہو (۳) تدریس وتصنیف کے علاوہ نگران کے پاس اسکالر کی رہنمائی کے لئے وقت ہو (۴) نگران میں استادانہ فیاضی ہو (۵) اس کے دل میں اتنی وسعت اور فراخ دلی ہو کہ اسکالر کو اپنے سے اختلاف کی آزادی دے۔

نگران کے فرائض: نگراں کے چند فرائض یہ ہیں (۱) موضوع کی تلاش میں امیدوار کی رہبری کرنا (۲) موضوع کا خاکہ بنا کر دینا یا خاکہ بنانے میں مدد کرنا (۳) ابتدائی کتابیات اور ماخذ کی طرف رہنمائی کرنا (۴) ایک بزرگ

دوست کی طرح اسکالر کے تحقیقی سفر میں ساتھ چلنا (۵) مقالے کے مختلف ابواب کے پہلے مسودے کو سرسری طور پر پڑھنا اور اس کی اصلاح وترقی کے مشورے دینا۔

تحقیقی مقالہ: تحقیقی مقالہ کی دو قسمیں کی جاتی ہیں (۱) مختصر مضمون جو کسی مجموعہ مضامین یا کسی یادگاری مجلّہ کے لئے لکھا جائے (۲) طویل مقالے جس کی مزید دو قسمیں کی جاتی ہیں: (الف) متوسط حجم جو تقریبا سو ڈیڑھ سو صفحات کے ہوتے ہیں، (ب) طویل حجم کے مقالے جو کئی سو صفحات کے ہو سکتے ہیں، ایم فل کے مقالے متوسط حجم کے ہوتے ہیں اور پی ایچ ڈی کے مقالے طویل حجم کے ہوتے ہیں جو ساڑھے تین سو سے سات سو صفحات کے ہو سکتے ہیں۔ پی ایچ ڈی کے مقالے کی مدت دو سال اور زیادہ سے زیادہ پانچ مقرر رہوتی ہے، اگر کوئی تحقیق مکمل نہیں ہوتی ہے تو اس کے ذمہ دار تین اشخاص وعوامل ہوتے ہیں (۱) طالب علم کی کوتاہی (۲) نگران کی کم التفاتی (۳) موضوع کا غیر مناسب ہونا، تحقیقی مقالے کی تعریف یہ کی گئی ہے:

''زیر بحث مسئلہ کے متعلق ریسرچ اسکالر کی سعی وکوشش کے وہ مدونہ نتائج جس کو تمام ماله اور ماعلیہ اسناد ودلیلوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہو (عماد التحقیق، ص:۱۷، بحوالہ تحقیق کا فن مصنفہ ڈاکٹر گیان چند ص:۵۷، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، ۲۰۱۲ء)

تحقیق کی منزلیں: ایک ریسرچ اسکالر کو تحقیق کے دوران کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ مختلف مصنفین نے تفصیل سے اس کا تذکرہ کیا ہے ذیل میں اختصار کے ساتھ ان مرحلوں کا ترتیب وار تذکرہ کیا جاتا ہے، (۱) اسکالر کے لئے ضروری ہے کہ اچھا اور مناسب موضوع کا انتخاب کرے (۲) مآخذ اور کتابیات کی ابتدائی فہرست بنانا (۳) خاکہ یعنی فہرست ابواب کا نقش اول بنانا (۴) مواد کی فراہمی (۵) پڑھنا اور نوٹ لینا (۶) نوٹوں کو پرکھنا اور مرتب کرنا (۷) پہلا مسودہ لکھنا اور اس کے ساتھ حسب ضرورت خاکہ میں ترمیم کرنا (۸) مسودے پر نظر ثانی کر کے اس کی تبیض (۹) اگر سندی مقالہ ہے تو اس کی کئی کاپی کرا کر داخل کرنا (۱۰) موافق فیصلے کی صورت میں زبانی امتحان دینا (۱۱) مقالے کو شائع کرانا۔

تحقیقی مقالے کے اجزاء: تحقیقی عمل کے بعد جب اسکالر اپنے مقالے کو ترتیب دے گا تو اسے مقالے کے اجزاء پر بھی غور کرنا چاہئے، اصول تحقیق پر جن حضرات نے کتابیں لکھیں ہیں انہوں نے تحقیقی مقالے کے اجزاء کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کا خلاصہ یہ کہ مقالے کو ان اجزاء پر مشتمل ہونا چاہئے، بعض حضرات نے اسے تین حصے پر ترتیب دیا ہے (۱) پہلا حصہ: اس میں سرورق ہوتا ہے اس کے بعد اندرونی صفحہ ہوتا ہے جسے کاپی رائٹ صفحہ کہتے ہیں جس

میں ناشر اور ایڈیشن وغیرہ کی تفصیل ہوتی ہے،اس کے بعد انتساب ہوتا ہے اور یہ اختیاری ہوتا ہے اس کے بعد فہرست مضامین اور فہرست تصاویر دی جاتی ہے اس حصے کے بعد دیباچہ، اظہار تشکر اور اگر کسی دوسرے صاحب کا مقدمہ ہو تو اسے ذکر کیا جاتا ہے (۲) دوسرا حصہ: اس میں موضوع کا تعارف، مختلف ابواب اور نتائج ہوتے ہیں (۳) تیسرا حصہ: اس میں فہرست معاون کتب یعنی کتابیات حواشی اور اشاریے درج کی جاتیں ہیں۔

موضوع: تحقیق میں سب سے اہم منزل اور مرکزی نقطہ موضوع کے انتخاب کا ہے، نئے اسکالر کو انتخاب موضوع میں بڑی دشواری پیش آتی ہے۔ موضوع کے سلسلے میں تین باتیں اہم ہیں (الف) موضوع کیسا ہونا چاہئے (ب) موضوع کیسا نہیں ہونا چاہئے (ج) موضوع کس طرح تلاش کیا جائے مختصراً تینوں کی وضاحت کی جاتی ہے۔

موضوع کیسا ہونا چاہئے: (۱) موضوع ایسا ہونا چاہئے جس سے اسکالر کو دلچسپی ہو، سندی تحقیق میں بعض مرتبہ اسکالر کو صدر شعبہ یا نگران سے مفاہمت کرنی پڑتی ہے، اور اس موضوع پر کام کرنا پڑتا ہے جس سے اسکالر کو مناسبت نہیں ہے، اور تحقیق نامکمل رہ جاتی ہے، اس لئے ضروری ہے اسکالر کے مزاج کی مکمل رعایت کی جائے (۲) موضوع ایسا ہو جس پر پہلے کام نہ ہوا ہو (۳) موضوع ایسا ہو جس پر تحقیق کی جاسکے (۴) موضوع ایسا ہو جس پر اس علم میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہو سکے، اگر کوئی ایسے موضوع پر تحقیق کرے جس میں صرف موجودہ مواد کو ترتیب دے تو اس تحقیق سے کیا فائدہ؟ (۴) موضوع ایسا ہو کہ اشاعت کے بعد قارئین کو اس میں دلچسپی ہو (۵) موضوع ایسا لیا جائے جس کو سر کرنے کی اسکالر میں صلاحیت ہو (۶) سندی تحقیق کے لئے ایسا موضوع لینا چاہئے جس پر کافی مواد مل سکے۔

کن موضوعات کا انتخاب نہیں کرنا چاہئے: (۱) موضوع خالص تنقیدی نہ ہو، خالص تنقیدی موضوع تحقیق کے لئے غیر مناسب ہے (۲) موضوع بہت زیادہ وسیع نہ ہو، ورنہ موضوع کا حق ادا نہیں ہو سکے گا (۳) ایسا موضوع نہ ہو جس کا پورا مواد کسی ایک کتاب میں مل جائے (۴) ایسا موضوع نہ ہو جس پر آپ پہلے کام کر چکے ہیں (۵) موضوع بہت تنگ نہ ہو کہ اس پر مواد ہی نہ ملے (۶) ایسے موضوع یا شخصیات کا انتخاب مت کیجئے جس پر آزادی سے تحقیق نہ کر سکیں (۷) کسی زندہ شخصیت کو تحقیق کا موضوع بنانا ان سے فائدے کی امید پر نامناسب ہے (۸) نئے مسائل کو بھی تحقیق کا موضوع بنانا بہتر نہیں ہے اس لئے اس پر زیادہ مواد رسالوں میں ہی مل سکتا ہے کتابوں میں نہیں (۹) ایسے موضوع کا بھی انتخاب نہیں کرنا چاہئے جس کے بارے میں امید ہو کہ بعد میں دلچسپی برقرار نہیں رہے گی (۱۰) مناظراتی موضوع بھی مناسب نہیں ہے (۱۱) ایسا موضوع بھی غیر مناسب ہے جس سے شدید جذباتی لگاؤ یا عناد ہو (۱۲) اگر موضوع سے متعلق مواد کسی دوسری زبان میں ہو اور اسکالر کو اس زبان سے واقفیت نہ ہو تو اس موضوع

کا انتخاب نہیں کرنا چاہئے (۱۳) موضوع کے مواد تک پہونچنے کے مادی وسائل نہ تو ایسے موضوع انتخاب نہیں کرنا چاہئے (۱۴) جس موضوع کی تسوید میں فحاشی، عریانی، اور جنسی تصاویر دینے کی ضرورت ہو ایسے موضوع سے احتراز کرنا چاہئے (۱۵) ایسا موضوع نہیں ہونا چاہئے جس میں کام صرف تذکرے کے انداز کا ہو مثلاً کسی فرقے یا علاقے کے افراد کی خدمات کا جائزہ (۱۶) ایسا موضوع نہیں ہونا چاہئے جسے تکمیل کے بعد شائع کریں تو ہماری دریافت بالکل غیر اہم معلوم ہو۔

موضوع کی تلاش: ایک نیا اسکالر موضوع منتخب نہیں کرسکتا ہے، اسے یہ شعور نہیں ہوتا ہے کہ کون سا موضوع پی ایچ ڈی کے معیار کا ہے اور کون نہیں ہے، سندی تحقیق میں عام طور پر نگران اور صدر شعبہ کی موافقت کے بعد ہی موضوع متعین ہوتا ہے، بعض مرتبہ اسکالر کے مزاج کے خلاف بھی موضوع منتخب ہوجاتا ہے اور وہ تحقیق یا تو تکمیل کو نہیں پہونچتی یا اپنا معیار برقرار نہیں رکھ پاتی، اس لئے انتخاب موضوع کے وقت اسکالر کے مزاج کی رعایت بہت ضروری ہے بعض یونیورسٹیوں میں انتخاب موضوع کا یہ طریقہ ہے کہ اسکالر، تمام اساتذہ اور صدر شعبہ ایک ساتھ بیٹھتے ہیں اور طویل تبادلہ خیال کے بعد موضوع اور نگراں کا ایک ساتھ انتخاب کردیا جاتا ہے، ایک انگریزی مصنف راتھ نے انتخاب موضوع کا یہ طریقہ بیان کیا ہے کہ پہلے ایک وسیع میدان لیجئے پھر اس کے بعد اس کی تحدید کرتے جائے اس سلسلے میں پانچ ک، (انگریزی میں حرف w) بہت اہم ہوتے ہیں، کون، کیا، کب، کہاں، کیوں۔ پہلے ایک وسیع میدان لیجئے اس کے بعد ان حروف استفہام کے ذریعہ زمانی مکانی اور موضوعاتی تحدید کرتے چلے جائیے۔

خاکہ: تحقیقی مقالہ کے لئے خاکہ بنیادی ضرورت ہے، بغیر خاکہ تیار کئے متعین سمت میں ترتیب دینا ایک مشکل کام ہے، خاکہ انگریزی میں synopsis کا ترجمہ ہے، اس کے لغوی معنی ہیں ایک ساتھ نظر ڈالنا، انگریزی مصنف اے جے راتھ نے خاکہ کا مفہوم بیان کیا ہے کہ خاکہ مختلف تصورات کی تقسیم، ترتیب اور باہمی رشتے کا نام ہے، کتاب میں ہی نہیں زندگی کے تمام کے شعبے میں کام سے پہلے جو منصوبہ تیار کیا جاتا ہے وہی اس کا خاکہ ہے جس طرح مکان بنانے سے پہلے کاغذ پر اس کا نقشہ بنانا ضروری ہے اسی طرح تحقیقی مقالہ لکھنے سے پہلے خاکہ بنانا ضروری ہے، مطالعہ سے پہلے خاکہ لکھنا چاہئے یا مطالعہ کے بعد اس سلسلے میں دو رائے ہیں، ایک رائے ہے کہ مطالعہ سے پہلے خاکہ مرتب کرنا چاہئے لیکن اس کے لئے دو صلاحیتیں درکار ہیں، اول یہ کہ علمی استحضار اتنا ہو کہ پہلے ہی مواد اور مآخذ کا اندازہ ہوجائے دوسرے یہ کہ ذہنی اور فکری صلاحیت اتنی پختہ ہو کہ مواد کو دیکھنے سے پہلے ہی اسے ذہنی طور پر مرتب کرسکے، بعض حضرات کی رائے یہ کہ خاکہ بنانا مقالہ کی تیاری کی طرح ایک مسلسل عمل ہے۔ مطالعہ شروع کرنے سے

پہلے ذہن میں اس کے بارے میں کوئی تصور ہونا چاہئے اور اگر نہیں ہے تو پہلے اپنے تخیل پر زور دے کر کوئی نہ کوئی شکل متعین کرنی چاہئے ،اس کے بعد مواد اکٹھا کر کے مطالعہ شروع کرنا چاہئے اور اسے ترتیب دینا چاہئے ،صحیح خاکہ ترتیب دینا بہت مشکل کام ہے۔ بڑے بڑے مصنفین بھی اس جگہ فنی غلطی کر جاتے ہیں ،خاکہ ترتیب دینے کیلئے کوئی متین اصول نہیں ہے کبھی موضوع وار اور کبھی زمانی ترتیب اور صنف کی ترتیب پر خاکہ مرتب کیا جا سکتا ہے ،خاکہ میں کن امور کا عموما تذکرہ کیا جاتا ہے اس حوالے سے عبدالحمید خاں عباسی لکھتے ہیں :

عموما درج ذیل امور بیان کرنے ہوتے ہیں (۱) موضوع کو اختیار کرنے کے اسباب ومحرکات (۲) متعلقہ مواد کے مطالعہ کے بعد نتائج کا بیان اس میں طالب علم کو ثابت کرنا ہوتا ہے کہ موضوع پر پہلے کام کی نوعیت کیا تھی اور اب وہ خود کیا کرے گا (۳) موضوع کی اہمیت (۴) مقالہ کی تکمیل کے بعد علمی و تحقیقی دنیا میں اس کی افادیت (۵) مقالہ کی ترتیب وتالیف کا اسلوب (عبدالحمید خاں عباسی ،اصول تحقیق ص:۱۰۵ ،نیشنل بک فاؤنڈیشن ،اسلام آباد ۲۰۰۲)

مواد کی فراہمی: مقالہ ترتیب دینے کے لئے مواد کی فراہمی کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے۔ بغیر مواد کے مقالہ کے ترتیب دینے کا تصور محال ہے اس لئے مقالہ نگار کو مواد کے حصول کے ذرائع کا معلوم ہونا ضروری ہیں ،دو مختلف بنیادوں پر مواد کی دو قسم کی جاتی ہے (۱) اولین primary اور ثانوی (۲) داخلی اور خارجی ،ایک ادیب کے سلسلے میں زیر تحقیق ادیب کی جملہ تحقیقات اولین مواد ہے اور بقیہ ثانوی مواد ہے۔ اسی طرح مصنف کی نگارشات کے مشمولات داخلی مواد ہیں بقیہ سب خارجی مواد ہے ،ماخذی مواد کو ذیل کی قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے (۱) کتابیں جس کی دو قسمیں ہیں (الف) مطبوعہ (ب) مخطوطہ ،(۲) جریدے اس میں رسالوں کے علاوہ اخبارات بھی شامل ہیں (۳) دوسرے کاغذات جیسے کسی مصنف کے منتشر کاغذات ،خطوط ،تاریخی دستاویزیں (۴) بصری مواد (۵) مائکرو فلم ،جس میں زراکس اور دوسرے عکس آتے ہیں (۶) سمعی مواد ،جیسے ریکارڈ ،کیسٹ ،تقریریں (۷) ملاقات (۹) مراسلت کے ذریعہ استفسار۔ سوال نامے ،ان میں ۵۶ فیصدی مواد کتابوں سے اور ۳۰ فیصدی رسالوں سے اور ۵ فیصدی دوسرے مآخذ سے حاصل ہوتا ہے ،اپنے موضوع سے متعلق جن سینئر محققوں سے کسی جان کاری کی توقع ہے ان سے رابطہ کرنا مواد کی فراہمی میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆